محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری: تحریک فیضان لوح و قلم

انتساب

نبیرۂ حضرت لطیفی علیہ الرحمۃ والرضوان

عالم اجل فاضل بے بدل شیخ طریقت حضرت علامہ ومولانا شاہ

چراغ عالم لطیفی قدس سرہ

چہارم صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ لطیفیہ رحمٰن پور تکیہ شریف کی بارگاہ والا جاہ میں کہ جن کی رحلت نے مجھے زندگی بھر کے لئے مغموم وشکستہ دل کردیا

وہ اشک بن کر میری چشم تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی
۱۰؍جنوری ۲۰۲۰ء بروز جمعہ
بوقت صبح ۹؍بجے

تعارف مصنف

از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی
خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور تکیہ شریف، کٹیہار (بہار)

تعارف مصنف کے تحت درج ذیل مضمون بعنوان مشرقی بہار کی روحانیت و علمیت کا استعارہ: حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی ابو العلائی علیہ الرحمۃ والرضوان ماہنامہ ضیائے صابر ممبئی، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء اور پرواز شہباز سالانہ مجلہ خانقاہ عالیہ شہبازیہ بھاگلپور میں شائع شدہ ہے۔ قدرے ترمیم و اضافہ کے ساتھ ان مجلوں سے نقل کیا جارہا ہے اور آپ کے ذوق مطالعہ کو بصد خلوص نذر ہے۔

خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی

مشرقی بہار کی شہرۂ آفاق ندی ''مہانندا'' کے کنارے۔ بہت ساری علمی و ادبی اور تہذیبی و سماجی ہستیاں محوخواب ابدی ہیں۔ کافی زیادہ دنوں کی بات نہیں صرف پونے دوسو ڈیڑھ سو سال کی مدت میں ہی یہاں بڑے قدآور صاحب کمال و جمال حضرات کی ایک ایسی قابل ذکر و لائق فخر جماعت گذری ہے کہ آج جن کی علمی و قلمی کاوشات اور دیگر مذہبی و سماجی خدمات و کارناموں کے اجلے اجلے نقوش و آثار بتارہے ہیں کہ یہ کیسے کیسے لوگ تھے اور ان کی قدر و منزلت، وزن و قیمت کیا درجہ اعتبار رکھتی ہے؟؟؟ تاریخ و مرور ایام کی عجب ستم ظریفی ہے کہ ان حضرات کے واقف کاروں نے ان کی تحریرات و تصنیفات اور ملی و سماجی خدمات و کارگزاریوں کے نشانات و حالات کو کاغذ و قلم کی امانت نہ دیا اور نہ ہی غیروں کو اس عمل کے لئے آمادہ کیا یا کم از کم توجہ ہی دلا کر خلوص و خیر خواہی کے باب میں نام درج کرانے کی زحمت گوارا فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ علم و ادب، فکر و فن اور محاسن و فضائل کی کائنات کے ان بلند میناروں سے خود اس دیار کے خواص و عوام انصاف کی حد تک آگاہ نہیں ہیں۔ آج اگر ان شخصیات کی حیات و خدمات پر کوئی تحقیقی کام کرنا چاہے گا تو اس راہ میں اسے جوئے شیر لانے سے زیادہ گراں سودا کرنا پڑے گا۔

قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی ابو العلائی علیہ الرحمۃ الباری اسی مشرقی بہار کے مردم خیز خطہ رحمٰن پور، بارسوئی، ضلع کٹیہار بہار سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی بھی شخصیت لوگوں کی قدر ناشناسی و عدم توجہی اور مجرمانہ غفلت و فراموشی کا شکار ہوئی۔ یہی سبب ہے کہ ایک صدی قبل کی یہ مایہ ناز ہستی و تہہ دار ذات آج دیار غیر تو چھوڑیئے خود اپنے وطن میں اجنبیت کی المناکی سے دوچار ہے۔ حالانکہ حضرت مولانا لطیفی کی ذات اپنے علمی و قلمی قد اور بے پناہ ملی و جماعتی کاوشوں و مساعی کے تناظر میں حد درجہ جذب

دکشش کامادہ رکھتی ہے۔

قرائن ہیں کہ آپ نے اندازا ۱۲۴۵ھ میں زندگی کی پہلی سانس لی۔ والد ماجد کا نام شیخ محسن علی، تھا۔ شیخ موصوف قریہ کنھریا (نزد اعظم نگر ریلوے اسٹیشن) سالماری کٹیہار کے ایک دیندار رئیس اور بہت اثر ورسوخ کے حامل معزز انسان تھے۔ حضرت لطیفی ابھی عہد طفولیت میں ہی تھے کہ والد بزرگوار خلد آشیاں ہوگئے۔ اب ایک اکیلی ماں تھی کہ جس کا آنچل آپ کا آخری سہارا تھا۔ حضرت لطیفی جب سن شعور کو پہنچے تو زمیندران رسول پور نزد سالماری کے مکتب میں ابتدائی تعلیم کا آغاز فرمایا اور پھر یہاں کے اصحاب سے جب فارغ ہوئے تو براہ راست پٹنہ کی راہ لی اور یہاں استاذ العلماء اکمل الفضلاء حضرت علامہ مولانا حسرت عظیم آبادی (تلمیذ رشید سیف اللہ المسلول معین الحق مولانا شاہ فضل رسول بدایونی) کی عظیم درسگاہ میں زانوئے ادب تہہ کیا۔ بعدہ لکھنؤ کے فرنگی محلی مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوئے اور یہاں فخر ہندوسندھ شہیر عرب وعجم حضرت علامہ عبد الحلیم نظامی فرنگی محلی ودیگر اساتذہ وقت کے خوان علم سے لقمے چننے اور آسودہ حال ہوئے۔ آپ کے تعلیمی سفر کا آخری پڑاؤ ہے۔ مدرسہ رحیمیہ دہلی، یہاں آپ نے اکابر زمانہ حضرت علامہ شاہ مخصوص اللہ وحضرت علامہ شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تعلیم کا تکمہ فرمایا اور دستاروسند سے بہریاب ہوئے۔

ممتاز رفقائے درس

تاریخی آثار وعلامات کے مخزن شہر پٹنہ اور عہد رفتہ کے نشانات وباقیات کی بستی دہلی تک یہ ممتاز وجلیل القدر شخصیتیں آپ کے رفقائے درس رہیں۔ عاشق رسول عارف باللہ حضرت علامہ عبد العلیم آسی غازیپوری، حضرت سیدنا سید شاہ شہود الحق پیر بیگھوی اور حضرت مولانا فاروق چریاکوٹی قدست اسرارہم:

درس وتدریس

آپ کی ۸۷ رسالہ عمر عزیز کا تقریباً ۶۰ سالہ دور درس وتدریس سے عبارت رہا۔ اس دوران آپ نے مدرسہ شاہجہاں پور (یوپی) مدرسہ مجگواں (بھاگلپور، بہار) مدرسہ وخانقاہ کبیریہ سہسرام (بہار)، مدرسہ اساقت رحمت محمدیہ اسٹیٹ پورنیہ (بہار) مدرسہ وخانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور، تکیہ شریف (کٹیہار، بہار) میں مسند درس وتدریس بچھائی اور ایک تشنہ لب جہاں کو سیراب وفیضیاب کیا۔ ان مدارس میں مدرسہ وخانقاہ کبیریہ سہسرام سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ یہی وہ مرکز علم وہنر ہے کہ جہاں آپ کے بسیار جہات وبوقلمونی وجود کا جوہر کھلا اور آپ نے اپنے علمی وفنی کمالات وامتیازات کے چشمہائے شیریں جاری فرمائے۔ یہاں آپ کی درسگاہ عالم

پیمانے سے ایک سے ایک مہر تاباں وخورشید درخشاں نکلے۔ مدرسہ وخانقاہ کبیریہ سہسرام کے دوران قیام جو مدت قیام تمام بارہ سال رہی اور جہاں آپ مدرس اول کے منصب جلیل پر فائز رہ کر باختیار مہتمم بھی تھے۔ ایک اندازہ کے مطابق آپ کی درسگاہ فیض سے تقریباً پانچ سو جید فارغین قوم وملت کو دستیاب ہوئے۔ زمانہ کے دست بردنے منضبط طور پورا ڈاٹا محفوظ تو نہ رکھا البتہ تاریخ کی توانا مٹھی میں چند نام رہ گئے ہیں۔ دو نام بہت قابل ذکر ہیں۔ ایک تاجدار معقولات حضرت علامہ سید عثمان شاہ آبادی مہاجر مکی کی مجیر العقول ذات ہے۔ آپ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے ممتاز مدرس اور بلند پایہ ماہر معقولات تھے۔ منطق وفلسفہ میں بزبان عربی نو تصانیف لطیف آپ کے قلم خوش خرام سے آراستہ ہوئیں اور علمی حلقے میں دیرپا منفرد نقش ثبت کرنے میں ایک ریکارڈ قائم کیا۔ آپ اپنی تصنیفات وتالیفات اور تدریسی مہارت کے سبب دیار عرب میں بہت مشہور ہوئے تھے اور علمی وفکری دنیا میں ایک خوشگوار حیرت کا احساس دلایا تھا۔ استاذ ومربی حضرت لطیفی کی خدمت فیض درجت میں حجاز مقدس سے آپ کی ارسال کردہ کتابیں بموسوم: الكتاب المستبين في شرح افق المبين اور الجزء الاول في الوجود الرابطي من الافادات المنيقة في المباحث للطيفه خانقاہ لطیفیہ رحمن پور میں اب تک موجود ہیں بتایا جاتا ہے کہ آپ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی علیہ الرحمۃ والرضوان بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کی دعوت واصرار پر حجاز مقدس تشریف لے گئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ دوسرے ہیں فخر العلماء والمحدثین حضرت مولانا فرخند علی فرحت سہسرامی (والد ماجد حضرت مولانا کامل سہسرامی) بانی دار العلوم خیریہ نظامیہ سہسرام جو فقہ وافتاء اور تفسیر وحدیث میں بے نظیر بصیرت ودسترس رکھتے تھے۔ شمال مشرقی ہند کے معاصر ارباب فقہ وافتاء آپ کو قدر ووقار کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بروقت ضرورت آپ سے استفادہ ومراجعت بھی کیا کرتے تھے۔ پورے تدریسی سفر میں حضرت لطیفی کے مشہور شاگرد وفیض یافتگان جو وطن وبیرون وطن سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ یہ ہیں (۱) حضرت مولانا صادق علی حفیظی غازیپوری، صاحب دیوان صادق (۲) حضرت مولانا عبد الحیٔ نظر گیاوی مصنف سیرت خیر البشر، (۳) حضرت مولانا منشی تصدق حسین مشتاق کٹیہاری صاحب ''دیوان مشتاق'' (۴) حضرت مولانا کرامت حسین تمنا کٹیہاری، مصنف مدرس بوستاں (۵) حضرت مولانا اشرف الدین کانگی صاحب ''دیوان حفیظی'' (۶) حضرت مولانا محی الدین کوچگڑھی (۷) حضرت مولانا محمد علی طرز ابنگلہ دیش، (۸) حضرت مولانا نظیر احمد کولکنہ بنگلہ دیش۔ حضرت لطیفی نے تصنیف و تالیف کا مشغلہ بھی یہاں خوب زور وشور سے جاری رکھا۔ فارسی شعر وادب پر ایک ضخیم دیوان ''دیوان لطیفی'' تصوف کے اسرار ورموز پر مشتمل کتاب ''لطائف حفظ اللسالکین'' درس نظامیہ کی معروف نصابی کتاب میزان

منطق‘‘ کی نہایت عمدہ شرح ’’فوائد نوریہ‘‘ یہیں زیور تحریر سے آراستہ ہوئی۔

شادی اور اولاد امجاد:۔

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ پٹنہ سیٹی متصل بہ تکیہ عشق مقیم رہے۔ اس دوران وہاں کے کسی قریبی شخص۔ کے ذریعہ مکڑ اواں بہار شریف میں جناب مولانا سید عبدالکریم صاحب مرحوم کی لڑکی سے آپ کی رسم شادی خانہ آبادی طے پائی۔ جناب سید صاحب ایک دیندار اور پاکیزہ اوصاف وخصائل کے مالک لیکن مالی لحاظ سے کمزور انسان تھے۔ مگر چونکہ حضرت لطیفی کو انتخاب میں دین پرور، مذہب پسند خاندان مطلوب تھا، سو وہ مقدس سادات گھرانے کی صورت میں موجود تھا۔ اس لئے بصد رضا ورغبت اس رشتے کو قبول فرمایا اور پھر رشتہ ازدواجی نبھانے میں تادم آخر بہر نوع کاوشیں فرمائیں۔ آپ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ تین نرینہ تھیں۔ اسمائے حسب ترتیب یوں ہیں۔ حضرت مولانا امام مظفر صاحب، حضرت مولانا مخدوم شرف الہدیٰ صاحب، حضرت مولانا شاہ خواجہ وحید اصغر صاحب علیھم الرحمۃ والغفران، آخر الذکر حضرت خواجہ وحید اصغر کی خاطر ہی ’’جریس الغیب‘‘ معرض وجود میں آئی ہے۔ حضرت خواجہ صاحب کی ولادت باسعادت ۱۳۱۹ھ میں ہوئی اور وصال باجمال ۱۴۰۶ھ میں ہوا۔ اس طرح آپ نے ۸۷ سال کی حیات مقدس پائی۔ والد ماجد حضرت لطیفی کے وقت وصال آپ چودہ برس کے تھے۔ اس اثنا حضرت لطیفی کی شفقت پدری ونگاہ کیمیا اثر نے علم وعمل، فکر ونظر، ظاہر وباطن کے لحاظ سے آپ کو کمالات وخصوصیات کے اوج ثریا پر پہنچا دیا تھا۔

کم عمری کے باوجود حضرت لطیفی نے آپ کی بیعت لی تھی اور خلافت واجازت سے بھی مالا مال کر دیا تھا۔ تاہم ایک عرصہ بعد آپ بارگاہ عشق تن گھاٹ پہنچے اور موجودہ سجادہ نشیں حضرت سیدنا شاہ خواجہ حمید الدین ابوالعلائی عرف حمدو میاں علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی ۱۳۶۵ھ) سے تبرکاً بیعت ہوئے اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ اب بھی آپ کے مریدین ومتوسلین کی ایک کثیر تعداد سیمانچل واضلاع مالدہ، اتر دیناجپور، رائے گنج اور مورنگ نیپال میں موجود ہے۔ ہزاروں ہزار کا یہ پورا ہجوم خوب جانتا ہے کہ حضرت خواجہ صاحب زہد وتقویٰ، صبر وقناعت، ایثار وقربانی، بے نفسی وبے لوثی، سخاوت وفیاضی، ملی وجماعتی درد اور دینی ومذہبی خدمات وکاوشات میں کس طرح اپنا شبانہ روز گزارتے تھے اور خود کو بھلا کر ذات واحد کے لئے ہو کر رہ گئے تھے۔

بیعت وخلافت

دستیاب شدہ معلومات واطلاعات کے مطابق تدریسی دور میں ہی آپ بیعت وخلافت کی سعادت

سے سرخرو ہوئے۔ پٹنہ سیٹی میں دریائے گنگا کے ساحل پر پرسکون محلہ "متن گھاٹ" آباد ہے۔ یہاں اڑھائی صدی پہلے ایک مرد درویش صاحب دل صوفی اور ممتاز ترین اہل دیوان شاعر حضرت سیدنا مولانا شاہ رکن الدین عشق قدس سرہ (متوفی ۱۲۰۳ھ) نے ایک خانقاہ بنام "تکیۂ عشق" کی بنیاد رکھی تھی اور سجادہ فقر و تصوف بچھا کر درویشی میں شاہی کی تھی۔ آپ طریقہ ابوالعلائیہ کے مشہور زمانہ شارح و مبلغ اور پر جلال و باکمال ہستی حضرت سیدنا شاہ فرہاد دہلوی ابوالعلائی کے نواسے اور حضرت سیدنا مولانا برہان الدین خدا نما منعم آبادی کے دست گرفتہ و خلیفہ تھے۔ حضرت عشق نے تکیۂ عشق میں مدت دراز تک روحانی بادشاہت کی اور بہار و اطراف ریاست میں حضرت سیدنا مولانا محمد منعم پاکباز رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے روحانی مشن کی ترویج و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کے بعد آپ ہی کے حسب و نسب اور مبارک نسل کے لائق فائق افراد و رجال تکیہ عشق کی زیب و زینت کا سامان بنتے رہے تا آنکہ تیرہویں صدی ہجری میں نبیرۂ عشق حضرت سیدنا مولانا شاہ خواجہ لطیف علی قدس سرہ (متوفی ۱۲۹۹ھ) کا دور پر بہار آیا۔ حضرت لطیفی انہی کے دست گرفتہ تربیت یافتہ عاشق سوختہ تھے۔ بیعت و خلافت، امور طریقت و اسرار حقیقت کی ساری دولت گرانمایہ انہی کی ایک جنبش ابرو کے طفیل میسر ہوئی تھی۔ آپ سرکار شاہ خواجہ لطیف علی کے آستانہ فلک آشیانہ سے بارہ سال تک چمٹے رہے۔ اور فرض غلامی کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا۔

وطن واپسی اور دینی و علمی خدمات:

طلب علم اور پھر درس و تدریس میں آپ نے اپنی زندگی کی چھ دہائی بیرون وطن بسر فرمائی۔ ساتویں دہائی کے اوائل میں وطن مالوف تشریف لائے۔ یہاں آکر "خانقاہ عالیہ لطیفیہ" کی داغ بیل ڈالی اور ایک عالیشان مسجد کی بھی بنا رکھی۔ ان دنوں اس خطے میں جسے آج سیمانچل اور مالدہ و دیناجپور اضلاع بنگال سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دینی تعلیم کا کوئی ادارہ نہ تھا اس لئے فطری طور پر "مدرسہ و خانقاہ لطیفیہ" کے قیام کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اور اس کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ کچھ ہی مدت میں علاقائی سطح پر طالبان علوم نبویہ کی ایک قابل ذکر تعداد اس ادارے سے فیضیاب ہوئی اور پھر جنہوں نے اپنے اپنے علاقے میں مدرسہ و دینی مکاتب کی صفیں کھڑی کیں۔ جامعہ لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار، جامعہ شرفیہ لطیفیہ کشن گنج، دارالعلوم وحیدیہ غریب نواز سالماری، دارالعلوم فیضان لطیفی کرہ بشنور اور لطیفی و حفیظی نسبت سے قائم دیار مشرقی بہار و بنگال کے درجنوں سرگرم باوقار تعلیمی ادارے اسی مدرسہ و خانقاہ لطیفیہ کی ڈیڑھ سو سالہ تعلیمی تحریک اور جد و جہد عمل کے آثار و

علامات ہیں۔ صحیح معنوں میں ایک چراغ کیا جلا کہ ان گنت چراغ جل اٹھے۔ یہاں بھی آپ نے قلمی کام کیا متعدد علوم وفنون پر تقریباً ۱۲ کتابیں تحریر فرمائیں۔ مکتوبات لطیفی، رقعات لطیفی، جریس الغیب، جسیر الغیب، بما اغنیٰ من الکلام تسہیل التصریف اور عجالہ نافعہ وغیرہ کتب ورسائل جو عربی وفارسی اور اردو زبانوں میں ہیں۔ یہیں تحریر کی لڑی میں پروئے گئے مذکورہ بالا تصنیفات میں مکتوبات لطیفی شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں حضرت لطیفی نے فقہ وکلام اور تصوف وسلوک کے ڈھیروں مسائل وامور کو موضوع سخن بنایا ہے۔ اور اپنے کلمات تحقیق ونکات نفیس کا عجب سماں باندھ دیا ہے۔ مسئلہ امتناع کذب باری تعالیٰ کہ جسے حریفان اہل سنت والجماعت نے چھیڑ کر مسلم الثبوت اسلامی عقائد میں نزاع کھڑا کر دیا تھا آپ نے علمی شوکت وخارا شگاف قلم سے اس مسئلے پر ان لوگوں کی اچھی خبر لی ہے اور انہیں چوطرفہ طریقے سے گھیر کر خوب منہ توڑ ودندان شکن جواب دیا ہے۔ بعض مکاتیب خصوصیت کے ساتھ باطل فرقوں کی رد وابطال ہی میں لکھے گئے ہیں جن میں احقاق حق وابطال باطل پر پختہ دلائل وبراہین کا انبار ہے۔ اکثر مکاتیب تصوف وسلوک کے موضوع کا احاطہ کئے ہوئے ہیں جو درحقیقت بنیادی موضوع سے حق وانصاف کا ناگزیر تقاضا بھی ہے۔ ان مکاتیب میں اس فن کے دقائق واسرار بڑے دل نشیں اسلوب میں واضح کئے گئے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ مکتوبات لطیفی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

بعض مشہور معاصرین اور ان سے تعلقات

تحریک جدوہ در رد تحریک ندوہ کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد بریلوی، تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی، جناب حضور حضرت سید امین احمد فردوسی، حضرت مولانا قاضی عبد الوحید فردوسی کے ساتھ آپ کی قربت ورفاقت اور ہم مجلسی کا ثبوت ملتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب تحریک ندوہ کی شر انگیزی وفتنہ سامانی حد سے فزوں ہوئی تو ان مذکورۃ الصدر حضرات نے اس کے بالمقابل "تحریک جدوہ" کی بنیاد رکھی اور اس کے پلیٹ فارم سے اصلاح امت وفروغ دین کا کام شروع فرمایا۔ اس تحریک کی بھرپور کامیابی کے لئے ہم مسلک وہم فکر وخیال افراد واصحاب کی ضرورت تھی۔ اس لئے ان بزرگوں نے ملک بھر کے طول وعرض سے اکابر واعاظم علماء ومشائخ اہل سنت کو اس تحریک سے جوڑنا چاہا۔ حضرت لطیفی اس موقع پر ان حضرات سے قریب ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ ان بزرگوں کے درمیان باہمی وابستگی استوار ہوئی۔ ان جلیل القدر ہستیوں کے علاوہ یہ حضرات قدسیہ بھی آپ کے احباب وہم مجلسوں میں تھے۔ حضرت مولانا سید محمد شریف الملقب بہ صفی اللہ حضرت

مولانا قادر بخش سہسرامی اور حضرت مولانا شاہ ملیح الدین کبیری نور اللہ مرقدھم اجمعین۔

وقت کی اہم ضرورت:۔

قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلا، حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی علیہ الرحمۃ والرضوان کی طویل دینی علمی قلمی تحریکی، دعوتی تبلیغی، سماجی اور ممتاز روحانی خدمات کے تناظر میں یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ دور دیس کے نہیں تو کم از کم سیمانچل دیار و اضلاع مالدہ و دیناجپور کے ارباب علم و قلم و صاحبان لوح و قرطاس اٹھیں اور چودھویں صدی ہجری کے اس نابغہ روزگار و نادر دہر کی کتاب حیات کے بکھرے ہوئے اوراق کو سمیٹیں، ان کی خدمات و کاوشوں کے انمٹ نقوش کو آراستہ و پیراستہ کریں۔ ان کی درجن بھر اہم تصانیف و رشحات فکر جو ایک صدی قبل مطبوع ہوئی تھیں اب نایاب ہیں کو از سر نو ایڈٹ کر کے علمی حلقے تک پہنچائیں۔ حضرت لطیفی کسی خاندان کے صرف مورث اعلیٰ و مربی اول ہی نہ تھے بلکہ تاریخی واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کے بلا امتیاز و تفریق علمی مقتدی و پیشوا اور روحانی امام و سالار بھی تھے۔

وصال پر ملال

پوری حیات مستعار وطن و بیرون وطن میں دینی و علمی خدمات اور تبلیغی اشاعتی کارگزاریوں نیز علمی و قلمی کارناموں کو انجام دینے کے بعد ۳۰ر جمادی الاولی ۱۳۳۳ھ کو پیام اجل آیا اور آپ جاں جاں آفریں کے سپرد کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ہر سال مذکورہ تاریخ میں تزک و احتشام کے ساتھ آپ کا عرس پاک منعقد ہوتا ہے جس میں بہار و بنگال اور بنگلہ دیش و نیپال سے کثیر تعداد میں ارادتمندوں کی بھیڑ اکٹھا ہوتی ہے۔ گنبد و مینار کے ساتھ آپ کا پر سکون مقبرہ بنا ہے۔ مزار پاک سے متصل جامع مسجد لطیفی اور حجرہ شریف بھی ہے جب کہ آستانہ کے صحن میں آپ کی روحانی یادگار "مدرسہ لطیفیہ" ہے۔

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہے
کہ در وے بود قیل و قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جُربُس الغیب ١٣١٦ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دلا اوزانِ مصدر از ثلاثی	بسی ہستند از غیرِ قیاسی
کقتل ثم فسق ثم رحمت	وشغل ثم نشدت ثم کدرت
ودعوی ثم ذکری ثم لیان	وبشری ثم حرمان ثم غفران
طلب را بر شمر من بعد نزوان	خنق را ہم صغر را بشمر ایجان
ہدی را گیر و غلبہ را بدان ہان	زہادہ نیز بسرقہ نیز برخوان
ذہاب ست و صراف ست و بغایت	سؤال ست و دخول ست و درایت
وجیف ست و صہوبت محمدت دان	ومدخل مرجع ومسعات برخوان
کراہیت بود آخر تو دانی	وزین پس صرفِ اینہا نیک خوانی
واز غیر مجرد از ثلاثے	بہر یک مصدری باشد قیاسی

بدان علمک اللہ تعالیٰ علماً نافعاً کہ مصادرِ ثلاثی مجرد غالب الاستعمال برسی و سہ وزن ہستند ❊ **اول** بروزن فَعْلٌ بفتح اول و سکون ثانی چون اَلقَتلُ کشتن یعنے مار ڈالنا از بابِ نَصَرَ یَنصُرُ **تصریفیہ** قَتَلَ مَاقَتَلَ لَاقَتَلَ یَقتُلُ لَایَقتُلُ مَایَقتُلُ لَن یَّقتُلَ لَم یَقتُل لَیَقتُلَنَّ لَیَقتُلَن اُقتُل اُقتُلَنَّ اُقتُلَن لَاتَقتُل لَاتَقتُلَنَّ لَاتَقتُلَن قَاتِلٌ مَقتُولٌ

أَقْتُلُ قُتْلٰى مَقْتَلٌ مِقْتَلٌ مِقْتَلَةٌ مِقْتَالٌ +

دوم بروزن فِعْلٌ بکسر اول وسکون ثانی چون اَلْفِسْقُ از حکم بیرون آمدن یعنی حکم سے باہر ہو جانا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ و نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفہ** فَسَقَ مَافَسَقَ لَافَسَقَ یَفْسِقُ لَایَفْسِقُ مَایَفْسِقُ لَنْ یَّفْسِقَ لَمْ یَفْسِقْ لَیَفْسِقَنَّ لَیَفْسِقَنْ اِفْسِقْ اِفْسِقَنَّ اِفْسِقَنْ لَاتَفْسِقْ لَاتَفْسِقَنَّ لَاتَفْسِقَنْ فَاسِقٌ مَفْسُوقٌ بہٖ اَفْسَقُ فُسْقٰی مَفْسِقٌ مِفْسَقٌ مِفْسَقَةٌ مِفْسَاقٌ +

سوم بروزن فُعْلٌ بضم اول وسکون ثانی چون اَلشُّغْلُ بازداشتن یعنی باز رکھنا از باب فَتَحَ یَفْتَحُ **تصریفہ** شَغَلَ مَاشَغَلَ لَاشَغَلَ یَشْغَلُ لَایَشْغَلُ مَایَشْغَلُ لَنْ یَّشْغَلَ لَمْ یَشْغَلْ لَیَشْغَلَنَّ لَیَشْغَلَنْ اِشْغَلْ اِشْغَلَنَّ اِشْغَلَنْ لَاتَشْغَلْ لَاتَشْغَلَنَّ لَاتَشْغَلَنْ شَاغِلٌ مَشْغُوْلٌ اَشْغَلُ شُغْلٰی مَشْغَلٌ مِشْغَلٌ مِشْغَلَةٌ مِشْغَالٌ +

چہارم بروزن فَعْلَةٌ بفتح اول وسکون ثانی وزیادت تا بعد اللام چون اَلرَّحْمَةُ مہربانی کردن یعنی مہربانی کرنا از باب سَمِعَ یَسْمَعُ **تصریفہ** رَحِمَ یَرْحَمُ رَحْمَةً اِرْحَمْ لَاتَرْحَمْ رَاحِمٌ مَرْحُوْمٌ اَرْحَمُ رُحْمٰی مَرْحَمٌ مِرْحَمٌ مِرْحَمَةٌ مِرْحَامٌ

پنجم بروزن فِعْلَةٌ بکسر اول وسکون ثانی وزیادت تا بعد اللام چون اَلنِّشْدَةُ گم شدہ را جستن یعنی گم ہوئی چیز کو ڈھونڈھنا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفہ** نَشَدَ یَنْشُدُ نِشْدَةً اُنْشُدْ لَاتَنْشُدْ نَاشِدٌ مَنْشُوْدٌ اَنْشَدُ نُشْدٰی مِنْشَدٌ مَنْشَدٌ مِنْشَدَةٌ مِنْشَادٌ +

ششم بروزن فُعْلَةٌ بضم اول وسکون ثانی وزیادت تا بعد اللام چون اَلْکُدْرَةُ

تیرہ شدن یعنی میلا ہو جانا از باب سَمِعَ یَسْمَعُ **تصریفہ** کَدِرَ یَکْدَرُ کُدْرَةً اُکْدَرْ لَاتَکْدَرْ کَادِرٌ مَکْدُوْرٌ بِہٖ اَکْدَرُ کُدْرٰی مَکْدَرٌ مِکْدَرٌ مِکْدَرَةٌ مِکْدَارٌ

ہفتم بروزن فَعْلٰی بفتح اول وسکون ثانی وزیادت الف مقصورہ بعد اللام چون اَلدَّعْوٰی خواندن یعنی بلانا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفہ** دَعَا یَدْعُوْ دَعْوٰی اُدْعُ لَاتَدْعُ دَاعٍ مَدْعُوٌّ اَدْعٰی دُعْوٰی مَدْعًی مِدْعًی مِدْعَاةٌ مِدْعَاءٌ +

ہشتم بروزن فِعْلٰی بکسر اول وسکون ثانی وزیادت الف مقصورہ بعد اللام چون اَلذِّکْرٰی یاد کردن یعنی یاد کرنا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفہ** ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرٰی اُذْکُرْ لَاتَذْکُرْ ذَاکِرٌ مَذْکُوْرٌ اَذْکَرُ ذُکْرٰی مَذْکَرٌ مِذْکَرٌ مِذْکَرَةٌ مِذْکَارٌ +

نہم بروزن فُعْلٰی بضم اول وسکون ثانی وزیادت الف مقصورہ بعد اللام چون اَلْبُشْرٰی مژدہ دادن یعنی خوشخبری دینا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفہ** بَشَرَ یَبْشُرُ بُشْرٰی اُبْشُرْ لَاتَبْشُرْ بَاشِرٌ مَبْشُوْرٌ اَبْشَرُ بُشْرٰی مَبْشَرٌ مِبْشَرٌ مِبْشَرَةٌ مِبْشَارٌ +

دہم بروزن فَعَلَانٌ بفتح اول وسکون ثانی وزیادت الف ونون بعد اللام چون لَیَّانٌ کہ دراصل لَوْیَانٌ بود واو یا شدہ دریا ادغام کردہ شد بمعنی پیچیدن یعنی پھیرنا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفہ** لَوٰی یَلْوِیْ لَیَّانًا اِلْوِ لَاتَلْوِ لَاوٍ مَلْوِیٌّ اَلْوٰی لُوْیٰی مَلْوًی مِلْوًی مِلْوَاةٌ مِلْوَاءٌ +

یازدہم بروزن فِعْلَانٌ بکسر اول وسکون ثانی وزیادت الف ونون بعد اللام چون حِرْمَانٌ بی بہرہ شدن یعنی بی نصیب ہونا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفہ** حَرَمَ یَحْرِمُ حِرْمَانًا اِحْرِمْ لَاتَحْرِمْ حَارِمٌ مَحْرُوْمٌ اَحْرَمُ حُرْمٰی مَحْرَمٌ مِحْرَمٌ مِحْرَمَةٌ مِحْرَامٌ +

دوازدہم بوزن فُعلان بضم اول وسکون ثانی وزیادت الف ونون بآخر چون غفران آمرزیدن یعنی بخشیدنا از باب ضرب یضرب تصریفہ غفر یغفر غفرانا اغفر لا تغفر غافر مغفور اغفر غفری مغفر مغفر مغفرۃ مغافر +

سیزدہم بوزن فَعَلان بفتح اول وثانی وزیادت الف ونون بآخر چون نزوان جستن نر بر مادہ یعنی مادہ پر نر کا کودنا از باب نصر ینصر تصریفہ نزا ینزو نزوا انز لا تنز ناز منزو انزی نزوی منزی منزی منزاۃ مناز +

چہاردہم بوزن فَعَل بفتحتین چون طلب جستن یعنی ڈھونڈھنا از باب نصر ینصر تصریفہ طلب یطلب طلبا اطلب لا تطلب طالب مطلوب اطلب طلبی مطلب مطلب مطلبۃ مطالب +

پانزدہم بوزن فَعِل بفتح اول وکسر ثانی چون خنق گلو خفا کردن یعنی گلا دبانا از باب نصر ینصر تصریفہ خنق یخنق خنقا اخنق لا تخنق خانق مخنوق اخنق خنقی مخنق مخنق مخنقۃ مخانق + وہم از باب ضرب یضرب مے آید

شانزدہم بوزن فِعَل بکسر اول وفتح ثانی چون صغر کوچک شدن یعنی چھوٹا ہونا از باب کرم یکرم تصریفہ صغر یصغر صغرا اصغر لا تصغر صاغر مصغور اصغر صغری مصغر مصغر مصغرۃ مصاغر +

ہفتدہم بوزن فُعَل بضم اول وفتح ثانی چون ہدی کہ در اصل ہدی بود یا الف شدہ بمعنی راہ نمودن یعنی راہ دکھلانا از باب ضرب یضرب تصریفہ ہدی یہدی ہدی اہد لا تہد ہاد مہدی اہدی ہدیی مہدی مہدی مہداۃ مہاد

ہشتدہم بروزن فَعَلَۃٌ بفتحتین وزیادت تا بعد اللام چون غَلَبَۃٌ چیرہ آمدن یعنے غالب آنا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفہ** غَلَبَ یَغْلِبُ غَلَبَۃً اِغْلِبْ لَا تَغْلِبْ غَالِبٌ مَغْلُوبٌ اَغْلَبُ غُلْبٰی مَغْلِبٌ مِغْلَبٌ مِغْلَبَۃٌ مِغْلَابٌ +

نوزدہم بروزن فَعِلَۃٌ بفتح اول وکسر ثانی وزیادت تا بعد اللام چون سَرِقَۃٌ دزدیدن یعنی چرانا از باب [illegible] **تصریفہ** سَرَقَ یَسْرِقُ سَرِقَۃً اِسْرِقْ لَا تَسْرِقْ سَارِقٌ مَسْرُوقٌ اَسْرَقُ سُرْقٰی مَسْرَقٌ مِسْرَقٌ مِسْرَقَۃٌ مِسْرَاقٌ +

بستم بروزن فَعَالٌ بفتح اول وزیادت الف میان عین ولام چون ذَہَابٌ رفتن یعنے جانا وچلنا از باب فَتَحَ یَفْتَحُ **تصریفہ** ذَہَبَ یَذْہَبُ ذَہَابًا اِذْہَبْ لَا تَذْہَبْ ذَاہِبٌ مَذْہُوبٌ اَذْہَبُ ذُہْبٰی مَذْہَبٌ مِذْہَبٌ مِذْہَبَۃٌ مِذْہَابٌ

بست ویکم بروزن فِعَالٌ بکسر اول وزیادت الف میان عین ولام چون صِرَافٌ بازگردانیدن وبازگشتن یعنے پھیرنا وپھرنا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفہ** صَرَفَ یَصْرِفُ صِرَافًا اِصْرِفْ لَا تَصْرِفْ صَارِفٌ مَصْرُوفٌ اَصْرَفُ صُرْفٰی مَصْرَفٌ مِصْرَفٌ مِصْرَفَۃٌ مِصْرَافٌ +

بست دوم بروزن فُعَالٌ بضم اول وزیادت الف میان عین ولام چون سُؤَالٌ پرسیدن وخواستن یعنی پوچھنا وچاہنا از باب فَتَحَ یَفْتَحُ **تصریفہ** سَئَلَ یَسْئَلُ سُؤَالًا اِسْئَلْ لَا تَسْئَلْ سَائِلٌ مَسْئُولٌ اَسْئَلُ سُؤْلٰی مَسْئَلٌ مِسْئَلٌ مِسْئَلَۃٌ مِسْئَالٌ +

بست سوم بروزن فَعَالَۃٌ بالفتح وزیادت الف میان عین ولام وزیادت تا بعد اللام چون زَہَادَۃٌ پرہیزگار شدن وپرہیزگار کردن یعنی پرہیزگار ہونا وپرہیزگار کرنا از باب سَمِعَ یَسْمَعُ **تصریفہ** زَہِدَ یَزْہَدُ زَہَادَۃً اِزْہَدْ لَا تَزْہَدْ زَاہِدٌ مَزْہُودٌ بِہٖ اَزْہَدُ زُہْدٰی مَزْہَدٌ

مِنْهَدٌ مِنْهَدَةٌ مِنْهَادٌ +

بست وچہارم بروزن فِعَالَۃٌ بکسر اول وزیادت الف میان عین ولام وزیادت تا بعد اللام چون دِرَایَۃٌ دریافتن یعنے سمجھنا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفیہ** دَرٰی یَدْرِیْ دِرَایَۃً اِدْرِ لَاتَدْرِ دَارٍ مَدْرِیٌّ اَدْرٰی دُرْیٰ مَدْرًی مِدْرًی مِدْرَاۃٌ مِدْرَاءٌ

بست وپنجم بروزن فُعَالَۃٌ بضم وزیادت الف میان عین ولام وزیادت تا بعد اللام چون بُغَایَۃٌ سرکشی کردن یعنی سرکشی کرنا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفیہ** بَغٰی یَبْغِیْ بُغَایَۃً اِبْغِ لَاتَبْغِ بَاغٍ مَبْغِیٌّ اَبْغٰی بُغْیٰ مَبْغًی مِبْغًی مِبْغَاۃٌ مِبْغَاءٌ +

بست وششم بروزن فُعُوْلٌ بضمتین وزیادت واو میان عین ولام چون دُخُوْلٌ در آمدن یعنے پیٹھنا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفیہ** دَخَلَ یَدْخُلُ دُخُوْلًا اُدْخُلْ لَاتَدْخُلْ دَاخِلٌ مَدْخُوْلٌ اَدْخَلُ دُخْلٰی مَدْخَلٌ مِدْخَلٌ مِدْخَلَۃٌ مِدْخَالٌ

بست وہفتم بروزن فَعِیْلٌ بفتح اول وکسر ثانی وزیادت یا میان عین ولام چون وَجِیْفٌ تپیدن یعنی تڑپنا از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفیہ** وَجَفَ یَجِفُ وَجِیْفًا جِفْ لَاتَجِفْ وَاجِفٌ مَوْجُوْفٌ اَوْجَفُ وُجْفٰی مَوْجِفٌ مِیْجَفٌ مِیْجَفَۃٌ مِیْجَافٌ +

بست وہشتم بروزن فُعُوْلَۃٌ بفتح اول وضم ثانی وزیادت واو میان عین ولام وزیادت تا بعد اللام چون صُهُوْبَۃٌ سرخ وسفید شدن یعنے سرخ وسفید ہونا از باب سَمِعَ یَسْمَعُ **تصریفیہ** صَهِبَ یَصْهَبُ صُهُوْبَۃً اِصْهَبْ لَاتَصْهَبْ صَاهِبٌ مَصْهُوْبٌ اَصْهَبُ صُهْبٰی مَصْهَبٌ مِصْهَبٌ مِصْهَبَۃٌ مِصْهَابٌ

بست ونہم بروزن مَفْعَلٌ بزیادت میم مفتوح در اول وسکون فا وفتح عین چون مَدْخَلٌ در آمدن یعنے پیٹھنا از باب نَصَرَ یَنْصُرُ **تصریفیہ** دَخَلَ یَدْخُلُ مَدْخَلًا اُدْخُلْ

لَا تَدْخُلْ دَاخِلٌ مَدْخُولٌ اُدْخُلْ دُخْلٰی مَدْخَلٌ مِدْخَلٌ مَدْخَلَةٌ مِدْخَالٌ ٭

سی ام بروزن مَفْعِلٌ بزیادت میم مفتوح دراول وسکون فا وکسر عین چون مَرْجِعٌ بازگشتن یعنی پھر جانا ازباب ضَرَبَ یَضْرِبُ **تصریفہ** رَجَعَ یَرْجِعُ مَرْجِعًا اِرْجِعْ لَا تَرْجِعْ رَاجِعٌ مَرْجُوْعٌ اُرْجِعَ رُجْعٰی مَرْجِعٌ مِرْجَعٌ مِرْجَعَةٌ مِرْجَاعٌ

سی ویکم بروزن مَفْعَلَةٌ بزیادت میم مفتوح دراول وسکون فا وفتح عین ولام وزیادت تا بعد اللام چون مَسْعَاةٌ کہ دراصل مَسْعَيَةٌ بود یا الف شدہ بمعنی کوشیدن یعنی کوشش کرنا ازباب فَتَحَ یَفْتَحُ **تصریفہ** سَعٰی یَسْعٰی مَسْعَاةً اِسْعَ لَا تَسْعَ سَاعٍ مَسْعِیٌّ اُسْعٰی سُعْیٰی مَسْعًی مِسْعًی مِسْعَاةٌ مِسْعَاءٌ ٭

سی ودوم بروزن مَفْعِلَةٌ بزیادت میم مفتوح دراول وسکون فا وکسر عین و زیادت تا بعد اللام چون مَحْمِدَةٌ ستودن یعنی سراہنا ازباب سَمِعَ یَسْمَعُ **تصریفہ** حَمِدَ یَحْمَدُ مَحْمِدَةً اِحْمَدْ لَا تَحْمَدْ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ اُحْمِدَ حُمْدٰی مَحْمَدٌ مِحْمَدٌ مِحْمَدَةٌ مِحْمَادٌ

سی وسوم بروزن فَعَالِيَةٌ بفتح فا وزیادہ الف میان عین ولام وکسر لام و زیادت یا وتا بعد اللام چون کَرَاهِيَةٌ ناخوش داشتن یعنی ناپسند کرنا ازباب سَمِعَ یَسْمَعُ **تصریفہ** کَرِہَ یَکْرَہُ کَرَاهِيَةً اِکْرَہْ لَا تَکْرَہْ کَارِہٌ مَکْرُوْہٌ اُکْرِہَ کُرْهٰی مَکْرَہٌ مِکْرَہٌ مِکْرَهَةٌ مِکْرَاہٌ ٭

تمت

رسائل و جرائد میں حضرت لطیفی علیہ الرحمہ کے احوال و آثار پر مشتمل مضامین و مقالات کے سرنامے

(۱) مولانا حفیظ الدین لطیفی: بہار کی علمی مگر گمنام شخصیت

ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور شمارہ جولائی اگست ۲۰۰۱ء

(۲) حضرت حفیظ الدین لطیفی اپنے وطن میں اجنبی

ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف شمارہ اکتوبر، نومبر ۲۰۰۱ء

(۳) حضرت لطیفی: خطۂ بہار کی ایک گراں قدر شخصیت

ماہنامہ کنزالایمان دہلی شمارہ ۷/۲۰۰۳ء

(۴) حضرت لطیفی اپنے وطن میں اجنبی

سہ ماہی جام شہود نالندہ: شمارہ ۱/۲/۲۰۰۲ء

(۵) حضرت مولانا لطیفی بہار کا علمی و روحانی ورثہ

ماہنامہ ضیائے صابر ممبئی شمارہ ۴/۲۰۰۸ء

(۶) بہار کی علمیت و روحانیت کا استعارہ

پرواز شہباز صوفیائے کرام نمبر بھاگلپور ۲۰۱۱ء

مندرجہ بالا سرخیوں کے ماتحت جو مقالات و تحریریں ہیں وہ تمام کے تمام راقم الحروف کی کاوشیں ہیں جبکہ بعض دیگر خیر خواہوں و نیازمندوں کے بھی قلمی شہ پارے ہیں جو ان درج ذیل عناوین کے ساتھ قارئین کو دعوت

مطالعہ دے رہیں جیسے۔

(الف) حضرت شاہ حفیظ الدین رحمٰن پوری۔ایک صدرنگ شخصیت

از محقق رضویات امیر القلم حضرت علامہ مولانا غلام جابر شمس مصباحی ممبئی، جام نور دہلی۔شمارہ ۳/۲۰۰۹

(ب) علامہ شاہ حفیظ الدین لطیفی اہل سنت کے بے مثال قائد ونقیب

از ماہر علوم وفنون حضرت علامہ مولانا نصر اللہ رضوی مصباحی علیہ الرحمہ سابق استاذ مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گہنہ،مئو،یوپی ماہنامہ کنز الایمان دہلی: شمارہ ۷/۲۰۱۰

(ج) دیوان لطیفی قرآن و حدیث کے آئینے میں

از حضرت علامہ مولانا نور الزماں مصباحی رحمٰن پوری سابق شیخ الحدیث دار العلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی شمارہ نا معلوم

خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی

۱۰/جنوری ۲۰۲۰ء

حفیظ ملت اکیڈمی کی مطبوعات

(۱) مجالہ نافعہ ۱۳۲۹ھ از حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی علیہ الرحمہ ۲۰۱۱ء

(۲) تسہیل التصریف ۱۳۱۷ھ از حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی علیہ الرحمہ ۲۰۱۲ء

(۳) حیات حفیظی ۱۴۲۷ھ از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی ۲۰۰۷ء

(۴) حضرت لطیفی مجلہ (قدیم) از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی ۱۴۲۹ھ

(۵) شاہ حفیظ الدین اور جہان علم و دانش از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی ۲۰۰۹ء

(۶) حضرت لطیفی مجلہ (جدید) از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی ۱۴۳۳ھ

(۷) نامور باب کے خطوط دیدہ ور بیٹے کے نام از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی ۲۰۱۱ء

(۸) عرفان حفیظ از خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی ۲۰۱۴ء

شائع کنندہ محمد اسلام مالدہی (مغربی بنگال)